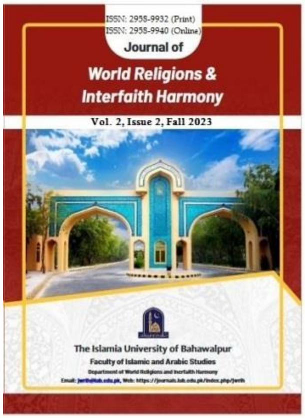

Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 2, Issue 2, Fall 2023, PP. 115-125
HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/145
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2324
DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v2i2.2324
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title Entry of Non-Believers in the Arabian Peninsula: A Research and Analytical Study

Author (s): **Dr Imran Sajid**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, UET, Lahore.

Dr Atiq ur Rahman
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, UET Lahore.

Received on: 20 November, 2023
Accepted on: 15 December, 2023
Published on: 31 December, 2023

Citation: Dr. Imran Sajid, and Dr. Atiq ur Rahman. 2023. "Entry of Non-Believers in the Arabian Peninsula: A Research and Analytical Study". *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 2 (2):115-125. https://doi.org/10.52461/jwrih.v2i2.2324.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

کفار کا جزیرہ عرب میں داخلہ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Entry of Non-Believers in the Arabian Peninsula: A Research and Analytical Study

Dr Imran Sajid
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, UET, Lahore.
Email: imran.sajid@uet.edu.pk

Dr Atiq ur Rahman
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
Email: dratiq@uet.edu.pk

Abstract

This article explores the complex and often debated topic of the stay of non-believers (non-Muslims) in the Arab Peninsula from a Muslim perspective. The Arab Peninsula, comprising countries such as Saudi Arabia, holds immense religious and historical significance in Islam. The question of whether non-believers should be permitted to reside in this sacred land has raised theological, legal, and socio-political discussions. The article begins by providing a historical overview of the Arab Peninsula's role in Islamic history, emphasizing its status as the birthplace of Islam and the final resting place of the Prophet Muhammad. It discusses the early Islamic era when non-Muslims were granted protection and rights within the region. Drawing from the Quran, Hadith (sayings and actions of the Prophet), and classical Islamic jurisprudence, the article presents various viewpoints and interpretations regarding the stay of non-believers. It examines the verses and Hadith that address the issue, highlighting verses that emphasize the importance of religious tolerance and coexistence.

Keywords: Non-Believers in Arab Peninsula, Islamic History and Jurisprudence, Religious Tolerance and Coexistence, Theological and Socio-Political Discussions

قرآن وسنت میں ایسی نصوص موجود ہیں جن میں کفار کو دارالاسلام میں بعض جگہوں پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾[1]

"اے ایمان لانے والو، مشرکین ناپاک ہیں لہٰذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں اور اگر تمھیں تنگ دستی کا خوف ہے تو بعید نہیں کہ اللہ چاہے تو تمھیں اپنے فضل سے غنی کر دے، اللہ علیم و حکیم ہے۔"

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ مشرکین کا مسجد حرام میں داخلہ ممنوع ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أَمَرَ تَعَالَى عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنِ الطَّاهِرِينَ دِينًا وَذَاتًا بِنَفْيِ الْمُشْرِكِينَ، الَّذِينَ هُمْ نَجَس دينًا، عن المسجد الْحَرَامِ، وَأَلَّا يَقْرَبُوهُ بَعْدَ نُزُولِ هَذِهِ الْآيَةِ"[2]

"اللہ تعالیٰ نے مومنین، جو کہ دینی اور ذاتی طور پر پاک ہیں، کو حکم دیا ہے کہ وہ مشرکین کو (حرم میں داخلے سے) روکیں، جو کہ دینی طور پر نجس ہیں۔ اور اس آیت کے نزول کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائیں۔"

اس موضوع پر احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

1۔ صحیح بخاری میں ہے:

"سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "یہودیوں کے پاس چلیں۔" تو ہم آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم ان کے مدرسہ "بیت المدراس" پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی اور فرمایا: "اے یہودیوں کی جماعت! مسلمان ہو جاؤ مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔" انہوں نے کہا: ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: "میں یہی چاہتا

(1) التوبة 9: 8

(2) عماد الدين اسماعيل بن كثير، تفسير القرآن العظيم، (بيروت: دالكتب العلمية، 1990)، 4: 130

ہوں کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔" انہوں نے کہا: ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: "میں یہی چاہتا ہوں۔" پھر آپ نے تیسری بار یہی بات کہی اور فرمایا: "یقین کرو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس زمین سے جلاوطن کروں لہذا تم میں سے کوئی اپنی جائیداد کے عوض میں کوئی قیمت پاتا ہو تو اسے فروخت کر دے بصورت دیگر یقین کرلو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (تمہیں یہ زمین چھوڑنی ہو گی)"[3]

2۔ صحیح بخاری ہی کی ایک روایت ہے:

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: بنو نضیر اور بنو قریظہ نے (رسول اللہ ﷺ کے خلاف) لڑائی کی تو آپ نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان کرتے ہوئے انہیں برقرار رکھا حتی کہ انہوں نے دوبارہ آپ سے لڑائی کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور دیگر مال و اسباب کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، البتہ ان میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس آکر پناہ لی تو آپ نے انہیں امن دے دیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ نے مدینہ طیبہ کے تمام یہود، یعنی بنو قینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی قوم سے تھے اور یہود بنو حارثہ کو وہاں سے نکال دیا۔ الغرض آپ نے مدینہ طیبہ کے تمام یہودیوں کو مدینہ طیبہ سے جلاوطن کر دیا۔"[4]

3۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی:

"مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ آنے والے وفود کو اسی طرح خاطر تواضع کرنا جس طرح میں کرتا آیا ہوں۔" تیسری بات کو راوی نے بیان نہیں کیا یا اس نے کہا کہ میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔"[5]

---

(3) محمد بن اسماعيل البخاري، صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا}، (رياض: دارالسلام، س-ن)، رقم الحديث: 7348

(4) محمد بن اسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، كتاب المغازي، بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ، رقم الحديث: 4028

(5) محمد بن اسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، كتاب المغازي، باب مرض النبي و وفاته، رقم الحديث: 4431

4۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

”میں یہود و نصاریٰ کو ہر صورت جزیرہ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ میں مسلمانوں کے سوا کسی اور کو نہیں رہنے دوں گا۔“ (6)

5۔ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جو بات ارشاد فرمائی وہ یہ تھی:

”حجاز کے یہود کو جزیرۃ عرب سے نکال دو، اور جان لو لوگوں میں سب سے برے لوگ وہ ہیں جو قبروں کو مساجد بنالیتے ہیں۔“ (7)

اس سلسلہ میں دیگر کتب احادیث میں بھی واضح الفاظ موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا حکم دیا ہے۔

اقوال صحابہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا تھا۔ خیبر کے یہود کا تذکرہ ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تیماء اور اریحاء کی طرف نکال دیا تھا۔(8)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔(9)

ان نصوص سے اندازہ ہوتا ہے کہ دارالاسلام میں کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں کفار کا داخلہ منع ہے۔ اور کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں ان کا جانا اور قیام ممنوع ہے۔

جزیرہ عرب

جزیرہ عرب، عرب میں ایک مخصوص ایریا کا نام ہے۔ جس سے متعلق احادیث مبارکہ میں کئی نصوص وارد ہیں۔ سب سے پہلے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جزیرہ عرب کہتے کسے ہیں۔

(6) مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، (بيروت: دار إحياء التراث العرب، س-ن) رقم الحديث: 1767

(7) أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أحمد، مُسْنَدُ بَاقِي الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ، حَدِيثُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، (بيروت: مؤسسة الرسالة، 2001ء)، رقم الحديث: 1694

(8) محمد بن اسماعيل البخاري، الجامع الصحيح، باب إذا قال رب الأرض

(9) ابن قيم الجوزية، أحكام أهل الذمة، (الدمام: رمادي النشر، 1997ء)، 1 : 178

جزیرہ عرب سے مراد:

'جزیرہ عرب' نبی کریم ﷺ نے بلاد عرب، ان کے وطن اور سرزمین کے لیے بولا ہے۔

اسے یہ نام زمین کے ایک بڑے حصے سے انقطاع کی وجہ سے دیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے پانی کے کٹاؤ کی وجہ سے یہ نام دیا گیا۔[10]

بلاد عرب کے گرد بحر فارس اور بحر حبشہ تھا اور کئی نہریں تھیں، جیسے نہر دجلہ و فرات۔ اسے لیے اسے جزیرہ کہا گیا۔[11]

اس جزیرے کو عربوں سے اس لیے منسوب کیا گیا کیونکہ اسلام سے قبل یہ ان کے پاس تھا اور یہی ان کا وطن اور گھر تھا۔[12]

جزیرہ عرب کی حد

فقہاء کے نزدیک جزیرہ عرب طول میں عدن سے لے کے یمن اور سرزمین عراق تک اور عرض میں جدۃ سے شام کے کنارے تک ہے۔[13]

البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ جزیرہ عرب مکہ، مدینہ اور یمن کا علاقہ ہے۔[14]

ان کے نزدیک جزیرہ عرب سے مراد حجاز کی سرزمین تھی، جہاں سے نبی کریم ﷺ نے کفار کو نکالنے کا حکم فرمایا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ جزیرہ عرب سے مراد مدینہ اور ملحقہ علاقہ جیسے کہ مکہ، یمامہ، خیبر ینبع، فدک اور اس کی بستیاں ہیں۔[15] یہ علاقہ سرزمین حجاز کا بنتا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک احادیث میں جس جزیرہ میں کفار کے سکونت پذیر ہونے سے منع کیا گیا ہے وہ حجاز کا علاقہ ہے۔ اسی لیے امام بہوتی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

يَعْنِي أَنَّ الْمَمْنُوعَ مِنْ سُكْنَى الْكُفَّارِ بِهِ: الْمَدِينَةُ وَمَا وَالَاهَا[16]

"کفار کا جن علاقوں میں رہنا منع ہے وہ مدینہ اور اس کے ملحقہ علاقے ہیں۔"

---

(10) ابن منظور الأفريقي، لسان العرب، (بيروت: دار صادر، 1414هـ)، 4 : 133

(11) محمد بن أحمد بن الأزهري الهروي، تهذيب اللغة، (بيروت: دار إحياء التراث العربي، 2001ء)، 10 : 604

(12) امام ابن حجر عسقلاني، فتح الباري، (بيروت: دارالمعرفة، 1379هـ)، 6 : 171

(13) محمد بن علي الشوكاني، فتح القدير، (بيروت: دار ابن كثير، 1414هـ)، 5 : 301

(14) أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد، المنتقى شرح الموطا، (القاهرة: مطبعة السعادة، 1332هـ) : 7 : 195

(15) ابن قدامة المقدسي، المغني لابن قدامة، (القاهرة: مكتبة القاهرة، س-ن) : 8 : 531

(16) منصور بن يونس بن صلاح الدين، كشاف القناع، 3 : 136

زبیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "جزیرہ عرب کی حدود کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ اس بارے میں زیادہ تر اقوال باہم متضاد ہیں۔ جزیرہ عرب بحر ہند، بحر شام اور پھر دجلہ و فرات کو محیط ہے۔"[17]

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جزیرہ عرب قادسیہ اور حضر موت تک کا درمیانی علاقہ ہے۔[18]

جزیرہ عرب کی حد بندی میں اگرچہ فقہاء، علمائے لغت اور ماہرین عمرانیات کے مختلف اقوال ہیں لیکن ان میں سے بہتر رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ طول میں عدن کے آخری سرے سے لے کر سرزمین یمن کے ملحقہ علاقے اور عرض میں جدۃ اور اس کے ساحلی علاقوں سے شام تک کی سرزمین مراد ہے۔

جزیرہ عرب میں کفار کا قیام

فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ کفار جزیرہ عرب کے سوا مسلمانوں کے کسی بھی علاقے میں قیام کر سکتے ہیں۔[19]

ایسے ہی فقہاء اس بات پر بھی متفق ہیں کہ کفار حجاز اور جزیرہ عرب میں کچھ دنوں کے لیے قیام کر سکتے ہیں۔

بعض فقہاء کی رائے یہ بھی ہے کہ جزیرہ عرب میں داخلے اور قیام کے حوالے سے کفار کے لیے کوئی مخصوص مدت مقرر نہیں ہے۔ بس وہ اس قدر طویل نہ ہونی چاہیے کہ وہ اسے وطن ہی بنا لیں۔[20]

جزیرہ عرب میں کفار کے قیام سے متعلق فقہاء کے اختلاف کو دو اقوال میں بیان کیا جا سکتا ہے:

پہلا قول:

کسی بھی کافر کو جزیرہ عرب میں رہنے اور رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ فقہائے احناف اور مالکیہ کا قول ہے۔[21]

دوسرا قول:

کفار کے لیے حجاز کے علاوہ بقیہ جزیرہ عرب میں قیام جائز ہے۔۔۔ کفار کو حجاز میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے البتہ وہ تین دن کے لیے کسی ضرورت کے پیش نظر وہاں جا سکتے ہیں۔ بقیہ جزیرہ عرب میں ان کا رہنا اور سکونت اختیار کرنا جائز ہے۔ یہ قول شوافع اور حنابلہ کا ہے۔[22]

---

(17) محمد بن محمد الزبيدي، تاج العروس، 3 : 98

(18) شهاب الدين أبو عبد الله، معجم البلدان، (بيروت: دار صادر، 1995) 2 : 270

(19) شهاب الدين أبو عبد الله، معجم البلدان، 2 : 270

(20) امام محمد بن علي الشوكاني، فتح القدير، (بيروت: دار ابن كثير، 1414ھ)، 5 : 301

(21) أبو عبد الله محمد بن أحمد القرطبي، الجامع لأحكام القرآن، (القاهرة: دارالكتب المصرية، 1964ء)، 8 : 104

پہلے قول کے دلائل

پہلے قول کے قائلین، جو کہتے ہیں کہ پورے جزیرہ عرب میں کفار کے لیے رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے، نبی کریم ﷺ کے ان فرامین سے استدلال کرتے ہیں:

"أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ"[23]

''مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔''

"لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ"[24]

''میں یہود و نصاریٰ کو ہر صورت جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔''

"أَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ"[25]

''حجاز کے یہود کو جزیرۃ عرب سے نکال دو۔''

نبی کریم ﷺ نے یہود کو نجران سے نکال دینے کا حکم دیا تھا کہ اور نجران جزیرہ عرب میں تھا۔

ان احادیث سے استدلال

مذکورہ احادیث مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینے کے وجوب پر واضح دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:" أَخْرِجُوا "

جو کہ امر ہے اور امر وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''احادیث اس بات پہ دلالت کرتی ہیں کہ مشرکین کو ہر اس جگہ سے نکال دینا واجب ہے جو جزیرہ عرب میں داخل ہے۔''[26]

---

(22) زكريا بن محمد بن زكريا الأنصاري، أسني المطالب، 4 : 213

(23) محمدبن اسماعيل، الجامع الصحيح، كتاب الجزية، بَابُ إِخْرَاجِ اليَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، رقم الحديث: 3168

(24) مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، رقم الحديث: 1767

(25) أبو عبدالله أحمد بن حنبل، مسند احمد، مُسْنَدُ بَاقِي الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ، حَدِيثُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، رقم الحديث: 1694

امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى وُجُوبِ إخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.....
تَضَمَّنَتْهُ الْأَحَادِيثُ مِنْ وُجُوبِ إخْرَاجِ مَنْ لَهُ دِينٌ غَيْرَ الْإِسْلَامِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ[27]

"حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مجوس کو جزیرہ عرب سے نکال دینا واجب ہے... احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اسلام کے علاوہ باقی ادیان کے ماننے والوں کو جزیرہ عرب سے نکالنا واجب ہے۔"

پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ جزیرہ عرب سے متعلق احادیث عام ہیں۔ ان میں فقط حجاز کو خاص نہیں کیا گیا۔۔۔ان لوگوں نے ایک عقلی استدلال بھی کیا ہے کہ کفار کا جزیرہ عرب میں رہنا اس لیے بھی ناجائز ہے کہ اس سرزمین کو بقیہ تمام زمین پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہے۔ یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی ہے۔[28]

دوسرے قول کے قائلین کے دلائل

شوافع اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ احادیث میں جزیرہ عرب سے مراد حجاز کا علاقہ ہے۔[29]

'نهاية المحتاج' میں ہے:

وَلَيْسَ الْمُرَادُ جَمِيعَهَا بَلْ الْحِجَازُ مِنْهَا؛ لِأَنَّ عُمَرَ أَجْلَاهُمْ مِنْهُ وَأَقَرَّهُمْ بِالْيَمَنِ مَعَ أَنَّهُ مِنْهَا[30]

"اس سے پورا جزیرہ عرب نہیں بلکہ صرف حجاز مراد ہے۔ کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو حجاز سے نکال دیا تھا اور یمن میں رہنے دیا تھا، حالانکہ یمن بھی جزیرہ عرب کا حصہ ہے۔"

ابن مفلح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

المراد الحجاز بدليل أنه ليس أحد من الخلفاء أخرج أحدا من اليمن و تيماء[31]

---

(26) زكريا بن محمد بن زكريا الأنصاري، أسني المطالب، 4: 213

(27) محمد بن اسماعيل عز الدين، سبل السلام، 2: 489

(28) علاء الدين الكاساني، بدائع الصنائع، (بيروت: دار الكتب العلمية، 1986ء)، 7 : 114

(29) ابو اسحاق ابراهيم الشيرازي، المهذب في فقه الإمام الشافعي، 2 : 330

(30) شمس الدين الرملي، نهاية المحتاج إلي شرح المنهاج، (بيروت: دار الفكر، 1984ء)، 8 : 90

(31) أيضا

"اس سے مراد حجاز ہے، کیونکہ کسی بھی خلیفہ نے یمن اور تیماء سے (یہود کو) نہیں نکالا۔"

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب حضرت معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یمن روانہ کیا تو ان سے فرمایا تھا:

"ہر بالغ سے ایک دینار لینا۔"[32]

یمن جزیرہ عرب کا حصہ تھا اور یہود وہاں رہتے تھے۔

عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے 'ہجر' کے مجوس سے جزیہ وصول کیا تھا۔[33]

'ہجر' بحرین کا ایک شہر تھا جو کہ جزیرہ عرب میں ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اہل خیبر کو 'خیبر' ہی میں رہنے دیا تھا، یہاں تک کہ اللہ کی پکڑ نہ آ گئی۔ اور وہ بھی جزیرہ عرب میں تھا۔[34]

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہود کی ایک قوم کو حجاز سے نکال دیا تھا۔ اور وہ خیبر میں جا کے آباد ہو گئے۔ جبکہ خیبر جزیرہ عرب میں تھا۔[35]

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہود و نصاریٰ کو حجاز سے شام و کوفہ میں بھیج دیا تھا، جبکہ یہ دونوں جزیرہ عرب میں تھے۔[36]

خلفاء میں سے کسی نے بھی ذمیوں کو یمن سے نہیں نکالا تھا۔ جبکہ وہ جزیرہ عرب میں تھا۔[37]

نتائج بحث

[32] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كتاب الزكوة، بَابٌ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ، (بيروت: المكتبة العصرية، س-ن)رقم الحديث: 1576

[33] محمد بن اسماعيل البخاري، صحيح البخاري، كتاب الجزية، بَابُ الجِزْيَةِ وَالمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الحَرْبِ، رقم الحديث: 3157

[34] امام ابن قيم الجوزية، أحكام أهل الذمة، 1: 181

[35] ابو اسحاق ابراهيم الشيرازي، المهذب في فقه الإمام الشافعي، 18: 270

[36] ايضاً

[37] ايضاً، 2 : 331

جزیرہ عرب میں رہنے سے متعلق فقہاء کی آراء پیش کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ احناف اور مالکیہ کا موقف محتاط تو ہے لیکن شوافع اور حنابلہ کا موقف نصوص کے زیادہ قریب محسوس ہوتا ہے کہ جزیرہ عرب سے مراد حجاز کی سرزمین ہے۔ اس کے درج ذیل اسباب ہیں:

1۔ حدیث ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ وفات سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری باتوں میں سے ایک یہ تھی کہ اہل حجاز کے یہود کو نکال دو۔

چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آخری فرامین میں سے ہے، اس لیے اس فرمان سے سابقہ عمومی احادیث کی تخصیص ہو جائے گی۔

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو خیبر میں رہنے دیا جبکہ وہ جزیرہ عرب میں تھا۔

ایسے ہی انھیں یمن میں رہنے دیا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ان سے جزیہ لینے کے لیے روانہ کیا جبکہ وہ بھی جزیرہ عرب میں تھا۔

اور 'ہجر' کے مجوس کو بحرین میں رہنے دیا اور وہ بھی جزیرہ عرب میں تھا۔ یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جزیرہ عرب سے حجاز مراد ہے۔

3۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا تھا اور وہ تیماء، شام اور کوفہ میں جا بسے تھے جو کہ جزیرہ عرب کا حصہ تھے۔

4۔ حجاز کی بہت سی خصوصیات ہیں اور اس سرزمین کو بقیہ جزیرہ عرب پر فوقیت حاصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں ولادت ہوئی، یہیں آپ کو نبوت ملی۔ یہیں سے دعوت اسلام کا آغاز ہوا کہ پھر پورے جزیرہ عرب میں پھیل گئی۔ یہیں پر دنیا کی افضل ترین جگہیں مسجد حرام اور مسجد نبوی ہیں۔ اسی طرح کی اور بھی بہت خصوصیات کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو جزیرہ عرب سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔

فلہذا کفار کو حجاز میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ وہ کسی کام کی غرض سے کچھ دنوں کے لیے وہاں جا سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا ولی امر یہ طے کرے گا کہ وہ مدت کتنی ہو سکتی ہے۔

اور حجاز کے علاوہ دوسرے جزیرہ عرب میں غیر مسلموں کو قیام کی اجازت ہے۔ وہ وہاں بغیر کسی مدت کی تحدید کے سکونت اختیار کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو حجاز سے نکال کر جزیرہ عرب کے دوسرے علاقوں میں آباد کیا تھا۔